اداریہ

(EDITORIAL)

امام زادوں کا کردار

الوہی نظام ہدایت میں امامت بلند ترین منصب ہوتا ہے۔ جناب ابراہیمؑ کو رسالت وخلت پر فائز ہونے کے بعد امامت عطا ہوئی۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ امامت بلند ترین منزلت کی حامل ہوتی ہے۔ نبیؑ اور رسولؐ کا کام پیغام الٰہی پہنچانا ہے (یعنی امت کی رہنمائی) اور بس۔ امامؑ کا کام امت کی رہبری بھی ہے۔ رہنمائی اور رہبری میں جو امتیاز ہے وہی نبیؑ اور امامؑ کی منزلت، فضیلت اور فوقیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب امامزادوں کے کردار کی بات ہو تو یہ نکتہ قابل غور ہے۔ اسے نبی زادوں کے کردار پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ نبی زادوں میں کم از کم قابیل اور ایک فرزند جناب نوح کا جو انحرافی کردار ملتا ہے اس کا شائبہ بھی امامزادوں کے کردار میں تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ یوں بھی امامزادوں کی تربیت براہ راست عصمت وتطہیر کے سایہ میں ہوئی ہے۔ ایسی تربیت میں کسی بھی طرح کی کوتاہی یا تساہلی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

تاریخ میں نادر ہی سہی کچھ امامزادوں سے منسوب کچھ 'لغزشیں' ملتی ہیں جس سے ان کے صفائے کردار پر انگلی اٹھ سکتی ہے یا کم از کم کردار مشتبہ ہوسکتا ہے۔ (بلکہ بنایا جاسکتا ہے) یہاں ایک بات پر دھیان دینے کی ضرورت ہے۔

تاریخ حکومت کی 'بندھوا' ہوتی ہے، اندھی چکا چوندھ کی ماری ہوتی ہے۔ امامزادوں کا زمانہ اموی اور عباسی سلطنتوں تک محدود ہے۔ ان سلطنتوں کی ہمارے ائمہ معصومین کی نسبت سے یکسر مخالفانہ ہی نہیں معاندانہ روش کوئی ڈھکی چھپی تھوڑے ہے۔ یہ حکومتیں ایک کے بعد ایک ہمارے ائمہ معصومینؑ کو سری یا جہری شہادت سے ہم کنار کرتی رہیں لیکن ان کے پاک (تطہیر پناہ) کردار پر کوئی ہلکے سے ہلکا چھینٹا نہ ڈال سکیں۔ یہ ان ذوات مقدسہ کے کردار کا معجزہ ہوگا یا انتظام قدرت۔ (بلکہ دونوں)۔ بہرحال حکومتوں کی یہ مچلتی ہوئی دیرینہ بدہمتی حسرت ہی حسرت رہی۔ انہوں نے اس کو امامزادوں کے سلسلہ آزمانے کی کوشش کی ہوگی اور اپنی بندھوا تاریخ کا بھرپور استحصال کیا ہوا۔ اس طرح کسی حد تک تاریخ میں امامزادوں کا 'الحاقی کردار' آ گیا۔ ایسے میں امامزادوں کے کردار میں اگر کوئی دھبہ سا دکھائی دے تو اسے آنکھ موند کر قبول نہ کر لینا چاہیے بلکہ اس کا تحقیقی جائزہ لینا چاہیے۔ سیدالشہداء کے بعد جناب محمد حنفیہ کے دعوے امامت اور جناب زید کے قیام کے باوجود بعد کے ہمارے ائمہ معصومینؑ کی روایتوں میں ان حضرات کے سلسلہ میں کوئی ایراد نہیں کیا بلکہ ان کے بارے میں غلط نظریہ کی ممانعت کی گئی۔ اس لئے پورا امکان ہے کہ امامزادوں کے ایسے 'الحاقی اقدام' تاریخ نے توڑ مروڑ کر پیش کئے ہوں یا پھر سرے سے ہی تاریخ کے من گڑھت ہوں۔

امامزادوں کے سلسلہ کی آخری کڑی جناب جعفر ثانی فرزند امام علی نقیؑ ہیں ان کے کچھ مبینہ اقدام بھی اسی طرح 'قابل اعتراض' کی حد میں آتے ہیں۔ اس موضوع پر خاندان اجتہاد کی ایک نمایاں علمی شخصیت انتخاب العلماء مولانا سید سبط محمد ہادی طاب ثراہ نے قلم اٹھایا۔ ان کا قابل قدر مضمون ہمارے موجودہ شمارہ کی زینت ہے۔

جناب جعفر ثانی کے مبینہ اقدام کے بارے میں ایک رائے یہ بھی ہے (جو قابل اعتنا بھی ہے) کہ ان کے یہ اقدام امام عصر کی حفاظت کے پیش نظر تھے یعنی حکومت وقت ان سے ہی الجھے اور اصل امام زمانہ تک نہ پہنچ پائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

م۔ر۔عابد